رجسٹر نمبر............2

فتوی نمبر..........53

تاریخ اجراء 19-1-1443

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ایک آدمی اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے کر دوسری شادی کرتا ہے، وہ اپنی زندگی میں دوسری بیوی کو پلاٹ خرید کر ہبہ کرتا ہے، جس کی قیمت بصورتِ اقساط شوہر ادا کرتا ہے، پلاٹ کی اقساط بیوی کے نام پر ادا ہوتی ہیں، اسی دوران شوہر کا انتقال ہو جاتا ہے، جبکہ کچھ اقساط ادا کرنا ابھی باقی ہیں، اب پوچھنا یہ ہے کہ وہ پلاٹ وراثتی ترکہ میں شامل ہے یا بیوی کی ملک ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس کی باقی ماندہ اقساط جو شوہر پر قرض ہیں بیوی ادا کرے گی پلاٹ اس کو ملنے کی صورت میں یا مرحوم کے ترکہ سے ادا ہوں گی، نیز یہ بھی رہنمائی فرمادیں کہ مرحوم کی باقی وراثت میں بھی بیوی کو حصہ ملے گا؟

رہنمائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

سائل: محمد شاہد حبیب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الجواب حامداً ومصلیاً

جواب سے پہلے بطور تمہید دو باتیں جاننا ضروری ہیں۔

1۔ قسطوں پر کوئی چیز خریدنے کے بعد خریدنے والا اس کا مالک بن جاتا ہے اور اس کی قیمت خریدار کے ذمہ دین ہوتی ہے، اب اگر خریدار یہ چیز قسطوں پر خرید کر اپنے قبضہ اور تحویل میں لے لے اور اس کے بعد اس کو آگے فروخت کرے یا کسی کو ہبہ کردے تو یہ جائز ہے۔

2۔ زمین یا کوئی اور چیز ہو اس کا ہبہ تب مکمل ہوتا ہے جب وہ اس کا قبضہ اور تصرف کا اختیار اسی کو دے دے جس کو ہبہ کیا ہے، محض ہبہ کرنے سے یا کاغذات میں اس کے نام انتقال کروادینے سے وہ چیز ہبہ کرنے والے کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتی اور نہ ہی جس کو ہبہ کیا گیا ہے اس کی ملکیت میں آتی ہے۔

اس تمہید کے بعد سوال کا جواب دیا جاتا ہے کہ جب اس آدمی نے وہ زمین قسطوں پر خرید لی تھی تو وہ زمین اس کی ملکیت میں آگئی تھی اور جو قسطیں باقی ہیں اس پر قرض ہیں، میت کی جائیداد کو تقسیم کرنے سے پہلے قرض کی ادائیگی ضروری ہے، لہذا میت کے مال سے پہلے ادا کی جانے والی اقساط کو نکالیں گے پھر باقی مال کو ورثہ پر تقسیم کریں گے۔

دار الافتاء العصر علمی مرکز ٹرسٹ

جاری ہے

باقی رہا یہ مسئلہ کہ جو زمین اس نے اپنی بیوی کو ہبہ کی تھی وہ میراث میں شامل ہو کر سب میں تقسیم ہو گی یا صرف بیوی کو ملے گی؟

اس کا جواب تمہید نمبر 1 کے مطابق اس کے ہبہ کرنے کی صورتحال پر منحصر ہے، اگر تو میت نے مرض الموت سے پہلے بیوی کے نام لگوا کر قبضہ اور تصرف کا اختیار بھی دے دیا تھا تو اس صورت میں وہ بیوی کی ملکیت میں چلی گئی ہے، لہذا ورثہ میں تقسیم نہیں ہو گی۔

اور اگر اس نے بیوی کے صرف انتقال کروایا تھا، قبضہ اور تصرف کا اختیار نہیں دیا تھا تو اس صورت میں ہبہ مکمل نہیں ہوا وہ زمین بدستور شوہر کی ملکیت میں تھی، لہذا ورثہ میں شرعی طریقہ کے مطابق تقسیم کی جائے گی۔

بہر حال چاہے موہوبہ زمین بیوی کو ملتی ہے یا نہیں ملتی، مرحوم کی ملکیت میں جتنی بھی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد ہے اس میں بیوی کا بطورِ میراث باقاعدہ حصہ ہو گا۔

لما جاء في «السنن الكبرى» للبيهقي:

عن النضر بن أنس قال: نحلني أنس نصف داره قال: فقال أبو بردة رضي الله عنه: إن سرك يجوز لك فاقبضه، فإن عمر بن الخطاب قضى في الإنحال: أن ما قبض منه فهو جائز، وما لم يقبض فهو ميراث، قال: فدعوت يزيد الرشك فقسمها.

(كتاب الهبات: 9/ 158، رقم الحديث: 12186)

وفي «المصنف» لعبد الرزاق: 9/ 102

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول: ما بال أقوام ينحلون أبنائهم، فإذا مات الابن قال الأب: مالي وفي يدي، وإذا مات الأب قال: قد كنت نحلت ابني كذا وكذا، لا نحل إلا لمن أحازه وقبضه عن أبيه.

وفي «الدر المختار»: 8/ 489

وشرائط صحتها في الموهوب أن يكون مقبوضًا غير مشاع مميزًا غير مشغول.

وفيه أيضًا: 5/ 690

وتمم الهبة بالقبض الكامل.

دار الافتاء

جاری ہے

وفي «الهداية»: 3/ 285

تصح بالإيجاب والقبول والقبض... قوله عليه السلام: لا يجوز الهبة إلا مقبوضة.

وفي «الدر المختار»: 8/ 489

وتتم بالقبض الكامل؛ لأنها من التبرعات، والتبرعات لا تتم إلا بالقبض.

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: شفیق الرحمن عفی عنہ

دار الافتاء

العصر تعلیمی مرکز، پیر محل

19/1/1443ھ=28/8/2021م